Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 2 (Hons) paper 3rd (2019-20)

Topic: Rajendra singh Bedi ki afsana nigari

Scanned with CamSca

افسانہ بھولا کے مصنف راجندر سنگھ بیدی میں بھولا مایا کا بیٹا ہے۔اس کے باپ کا انتقال ہو چکا ہے۔مایا بیوہ ہو چکی ہے۔عام طور سے بہنیں رکھشا بندھن کے دن اپنے بھائیوں سے ملنے جایا کرتی ہیں اور راکھی باندھتی ہیں اس کے صلہ میں بھائی اپنے بہنوں کو کچھ نہ کچھ تحفہ پیش کرتے ہیں۔لیکن بھولا کا ماما، اپنی بہن مایا سے ملنے اور اپنے بھانجے سے ملنے خود آیا کرتا تھا۔راکھی بندھوا کر وہ اپنی بہن کو یہ یقین دلاتا تھا کہ اگرچہ اس کا سہاگ لٹ گیا ہے مگر جب تک اس کا بھائی زندہ ہے اس کی رکھشا اس کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیتا ہے۔

بھولا کا جسم بہت نرم و نازک ہے اور اس کی آواز بہت سریلی ہے۔بھولا کا دادا اس سے

Scanned with CamSca

بہت پیار کرتا ہے۔ اس کی ماں بیوہ ہے اور سماج اسے اچھے کپڑے پہننے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ بھولا کے دادا اسے سماج سے پرواہ نہیں کرتے ہوئے اچھے کپڑے پہننے، ہنسنے، کھیلنے کی تلقین کرتے ہیں مگر مایا نے اپنے تمام اچھے کپڑے اور زیورات کی پٹاری ایک صندوق میں مقفل کر کے چابی ایک جوہڑ میں پھینک دی ہے۔ وہ اکثر اپنی ماں سے گیتا سننے کے لئے اصرار کرتا ہے۔ بھولا کہانی بہت شوق سے سنتا ہے اور گیتا کے ادھیائے کے آخر میں مہاتم سن کر وہ بہت خوش ہوتا ہے۔

بیٹے کی موت نے اس کے دادا کی کمر توڑ دی ہے اور اب وہ بھولا ہی کے سہارے جیتا ہے ورنہ وہ کب کا مر چکا ہوتا۔ مایا بھی بیٹی سے زیادہ اس کا خیال رکھتی ہے۔ اپنی بہو کی سعادت مندی سے وہ بے حد خوش رہتا ہے۔

بھولا کہانی سننے کے لئے اکثر اپنے دادا کو تنگ کرتا ہے۔ کبھی کبھی وہ رات میں اپنی ماں کو چھوڑ کے دادا کے پیٹ پر سوار ہو جاتا ہے اور کہانی سننے کا اصرار کرتا ہے اور کہانی سننے کے بعد کہتا ہے بھولا بابا جی کا ہے ماتا جی کا نہیں۔ اور جب بہت تھک جانے کی وجہ سے اس کا دادا کہانی نہیں سناتا ہے تو بھولا ناراض ہو جاتا ہے اور پھر صبح کے وقت اپنے دادا کی گود میں آنے سے انکار کر دیتا ہے۔ پھر دادا مٹھائی کی لالچ سے اسے منالیتا ہے۔

دو دن کے بعد رکھشا بندھن کا تہوار ہے اس لئے مایا نے قریب سیر بھر مکھن تیار کر لیا ہے۔ بہن بھائی کے اس پیار کے جذبے پر بھولا کا دادا بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک روز اس کا دادا دوپہر کے بعد اُس سے کہانی سنانے کا وعدہ کر لیتا ہے۔ چنانچہ وقت سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی اس کا دادا کھانا کھالیتا ہے۔ ابھی آخری نوالہ لیا ہی تھا کہ پٹواری نے دروازے پر دستک دی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ہلکی سی جریب تھی۔ پٹواری نے کہا کہ خانقاہ والے کنویں پر آپ کی زمین کو ناپنے کے لئے مجھے آج ہی فرصت مل سکتی ہے۔ پھر نہیں۔ بھولا کے دادا نے پٹواری سے کہا کہ تم خانقاہ والے کنویں کے پاس چلو میں تمہارے پیچھے پیچھے آؤں گا۔ جب بھولا نے اپنے دادا کو باہر جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا چہرہ اداس ہو گیا۔ بھولا منھ بسورنے لگا اور اُس کی آنکھیں غمناک ہو گئیں۔ اس نے کہا ''بابا میری کہانی'' اس کے دادا نے کہا۔ دن کو کہانی سنانے سے مسافر راستہ بھول جاتے ہیں۔ راستہ بھول جاتے ہیں؟ بھولا نے سوچتے ہوئے کہا۔ بابا تم جھوٹ بولتے ہو۔ میں بابا جی کا بھولا نہیں ہوں۔

Scanned with CamSca

بھولا کے دادا نے سوچا کہ وہ اس بات کو آسانی سے برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے چادر اتار چارپائی پر رکھی اور پلنگ پر لیٹ گیا۔ بھولا پھر اپنے بابا کا بن گیا۔ لیٹتے ہوئے انہوں نے بھولا سے کہا:

''اب اگر کوئی مسافر راستہ کھو بیٹھے تو اس کے ذمہ دار تم ہو''۔

اور پھر انہوں نے دوپہر کے وقت بھولا کو سات شہزادوں اور سات شہزادیوں کی کہانی سنائی۔ بھولا ہمیشہ اس کہانی کو پسند کرتا تھا جس کے آخر میں شہزادوں اور شہزادیوں کی شادی ہو جائے۔ لیکن اس مرتبہ بھولا کے منھ پر افسردگی چھائی ہوئی تھی۔

شام کے وقت جب بھولا کا دادا واپس آیا تو انہوں نے خوشی سے بھولے کو دالان میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ وہ لکڑی کے ایک ڈنڈے کو گھوڑا بنا کر اُسے بھگا رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ چل رے گھوڑے چل۔ چل ماموں جی کے دیس۔

بھولا نے اپنے دادا کو گھر میں قدم رکھتے ہی کہا۔ ''بابا۔ آج ماموں جی بھی آئیں گے نا؟''

اس کے دادا نے پوچھا۔ پھر کیا ہوگا بھولا؟

ماموں جی اگن بوٹ لائیں گے۔ ماموں جی کلو (کتا) لائیں گے۔ ماموں جی کے سر پر مکئی کے بھٹوں کا ڈھیر ہوگا۔ ہمارے یہاں تو مکئی ہوتی ہی نہیں۔ اور تو اور وہ ایسی مٹھائی لائیں گے جو آپ نے خواب میں بھی نہیں دیکھی ہوگی۔

شام ہوتے ہی بھولا دروازے پر جا بیٹھا تاکہ ماموں کی شکل دیکھ کر اندر کی طرف دوڑے اور پہلے پہل اپنی ماں کو اور پھر اپنے دادا کو اپنے ماموں جی کے آنے کی خبر سنائے۔

چراغ جلنے لگے۔ جیوں جیوں رات کا اندھیرا گہرا ہوتا جاتا چراغوں کی روشنی زیادہ ہوتی جاتی۔ متفکرانہ لہجہ میں بھولا کی ماں نے کہا ''بابا جی۔ بھیا ابھی تک نہ آئے؟'' میں نے کہا ممکن ہے کہ کوئی ضروری کام آ پڑا ہو۔ راکھی کے روپے ڈاک سے بھیج دیں گے۔

''مگر راکھی؟'' بھولا کے دادا نے کہا ''ہاں البتہ راکھی کی کہو۔ انہیں تو اب تک آ جانا چاہیئے تھا''۔ بھولا نے اپنی ماتا سے بھی زیادہ متفکرانہ لہجہ میں کہا ''ماتا جی۔ ماموں جی ابھی تک کیوں نہیں آئے؟ ماں نے بھولا کو گود میں اٹھا کر اور پیار کرتے ہوئے کہا۔

Scanned with CamScanner

شاید صبح کو آجائیں- تیرے ماموں جی میرے بھولے آ''۔

جب بھولا کا دادا بستر پر لیٹا تو اُسے اس کا افسردہ چہرہ یاد آ گیا جو اُس نے خانقاہ والے کنویں کو جانے پر تیار ہوتے وقت دیکھا تھا۔

صبح کو بھولا آنکھیں ملتا ہوا اٹھا اور اٹھتے ہی سوال کیا۔

''بابا- ماموں جی ابھی تک کیوں نہیں آئے؟''

اپنے بیٹے کو ماموں کے لئے اس قدر بیتاب دیکھ کر مایا بھی کچھ بیتاب ہو گئی۔

جب شام ہوئی تو بھولا کے دادا نے مایا کو سونے کے لئے کہا اور بھولا کو اپنے پاس لٹا لیا۔ پھر بولا۔ بیٹی سے جلتے رہنے دو چراغ۔ صرف لو دھیمی کر دو۔ میلہ کی وجہ سے بہت سے چور چکار ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔

سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس بار میلے میں جو لوگ آئے تھے اُن میں ایسے لوگ بھی تھے جو ننھے بچوں کو اغوا کر کے لے جاتے تھے۔ پڑوس کے ایک گاؤں میں ایک دو واردا تیں ایسی ہوئی تھیں۔ اس لئے بھولا کے دادا نے اُسے اپنے پاس لٹا لیا۔ اور اُس کی آنکھ لگ گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد بھولا کے دادا کی آنکھ کھلی تو اس نے بتی کو دیوار پر نہیں دیکھا۔ بھولا بھی بستر پر نہ تھا۔ اس نے مایا کو جگایا۔ گھر کا کونہ کونہ چھان مارا۔ بھولا کہیں نہ تھا۔

اُس کے دادا نے سر پیٹتے ہوئے کہا۔ مایا۔ ہم لٹ گئے۔ مایا ماں تھی اس کا کلیجہ جس طرح شق ہوا یہ کوئی اُسی سے پوچھے۔

وہ دیوانوں کی طرح چیخ رہی تھی۔ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ پاس پڑوس کی عورتیں شور سن کر جمع ہو گئیں اور بھولا کی گمشدگی کی خبر سن کر رونے پیٹنے لگیں۔

اس وقت آدھی رات ادھر تھی اور آدھی رات اُدھر تھی۔ جب ہمارا پڑوسی اس حادثہ کی خبر تھانے میں لے گیا جو گاؤں سے دس کوس دور شہر میں تھا۔

سبھی لوگ ہاتھ ملتے ہوئے صبح کا انتظار کرنے لگے۔

دفعتاً دروازہ کھلا اور لوگوں نے بھولا کے ماموں کو گھر کے اندر آتے دیکھا۔ اُس کی گود میں بھولا تھا۔ اس کے سر پر مٹھائی کی ٹوکریاں تھیں اور ایک ہاتھ میں بتی تھی۔

Scanned with CamSca

مایا نے بھائی کی خیریت پوچھی نہ پانی اور اس کی گود سے بھولا کو چھین کر اُسے چومنے لگی۔

تمام اڑوس پڑوس نے مبارکباد دی۔

بھولا کے ماموں نے کہا- مجھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی۔ دیر سے روانہ ہوا۔ رات کے اندھیرے میں راستہ بھول بیٹھا۔ یکایک مجھے ایک طرف سے روشنی آتی دکھائی دی۔ میں اُس کی جانب بڑھا۔ اس خوفناک تاریکی میں سڑک پر بھولا کو بتی پکڑے ہوئے اور کانٹوں میں الجھے ہوئے دیکھ کر میں ششدارہ گیا۔

میں نے اس وقت اس کے وہاں ہونے کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا۔

بابا جی نے آج دوپہر کے وقت مجھے ایک کہانی سنائی تھی اور کہا تھا کہ دن کے وقت کہانی سنانے سے مسافر راستہ بھول جاتے ہیں۔ جب آپ دیر تک نہیں آئے تو میں نے سمجھا کہ آپ راستہ بھول گئے ہوں گے اور بابا نے کہا تھا کہ اگر کوئی مسافر راستہ بھول جائے تو تم ذمہ دار ہو۔ اسی لئے میں چراغ لے کر آپ کو راستہ دکھانے کے لئے رات میں نکلا تھا۔

Scanned with CamSca